بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرح چندہ

سالانہ ۲۱ روپیہ
ششماہی ۱۱ ″
سہ ماہی ۶ ″
ماہوار ۲½ ″
قیمت
فی پرچہ
۱ ؍

جلد ۲ | ۲۸ وفا ۱۳۲۷ ہش | ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۶۷ھ | ۲۸ جولائی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۷۰

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع

کوئٹہ ۲۳ جولائی (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے سیدہ ام وسیم صاحبہ کو پیٹ درد اور اسہال کی شکایت ہے احباب دعائے صحت فرمائیں میاں رفیق احمد صاحب سلمہ کی طبیعت اچھی ہے۔ آج حضور نے خطبہ جمعہ سے قبل سید شریف احمد صاحب ولد سید عبد الحی صاحب آف منصوری کے نکاح کا اعلان کیا اور فرمایا کہ یہ میری عادت نہیں کہ خطبہ جمعہ کیساتھ اعلان کروں مگر چونکہ میں سفر میں ہوں اور یہاں سوائے جمعہ کے احباب کا جمع ہونا مشکل ہوتا ہے اسلئے میں نے مناسب سمجھا کہ خطبہ جمعہ سے پہلے اعلان کردوں سیٹھ محمد اعظم صاحب جنکی لڑکی عطیہ بیگم کے نکاح کا میں اعلان کرنے لگا ہوں انکے خاندان سے ہمارے ایسے تعلقات ہیں کہ میں چاہتا تھا کہ میں اس موقعہ پر لمبا خطبہ پڑھوں مگر جمعہ کی وجہ سے خطبہ مسنونہ پر ہی اکتفا کرتا ہوں اسکے بعد حضور نے خطبہ جمعہ پڑھا اور نماز پڑھائی۔ جمعہ کی نماز کے بعد حضور مجلس میں تشریف فرما رہے تین غیر احمدیوں نے دستی بیعت کی۔ اسکے بعد کوئٹہ کے احمدی تاجروں کی میٹنگ ہوئی۔ اسمیں حضور نے انہیں تجارت کے متعلق مفید مشورے دئے اسکے بعد نماز عصر پڑھائی پھر اندرون خانہ تشریف لے گئے

تعلیم الاسلام ہائی سکول کا نہایت قابل تعریف نتیجہ

چوبیس ۲۴ طلباء میں سے بائیس ۲۲ پاس۔

۹۱.۵% فیصدی نتیجہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ کا نتیجہ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت شاندار رہا ہے چوبیس ۲۴ طلباء میں سے بائیس ۲۲ طلباء کامیاب ہوئے۔ اور نتیجہ ۹۱.۵% فیصدی رہا۔ دس طلباء فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے ہیں آٹھ طلباء سیکنڈ ڈویژن میں اور تین تھرڈ ڈویژن میں تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نام	نمبر	نام	نمبر
منیر احمد	۶۸۸	مسعود احمد کرامت اللہ	۴۵۲
نصیر احمد	۶۳۳	بشیر الدین احمد	۴۵۷
سیف الرحمن	۳۳۲	سید مسعود احمد	۴۱۸
محمد افضل عدلی	۵۵۳	سعید احمد	۳۷۷
عبد الرشید	۵۴۰	مختار احمد	۴۲۸
محمد رفیق	۵۳۵	محمد طفیل	۵۴۷
خالد سیف اللہ	۵۹۴	محمد اعظم	نمبر بعد میں اعلان کئے جائینگے
غلام احمد	۳۵۳	محمد داؤد	۵۶۰
بشیر احمد	۵۱۶	فضل حق	۴۹۱
رشید احمد فرید پوری	۴۱۳	سعید احمد خاں	۴۵۰
رشید احمد رحمانی	۵۹۴	خلیل احمد	۴۷۱

منیر احمد صاحب ابن سیٹھ محمد صدیق صاحب آف کلکتہ چونکہ سکول میں اول آئے ہیں۔ اس لئے نظارت تعلیم نے انہیں مبلغ ۱۵/- روپے بطور انعام پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام طلباء کو احمدیت اور اسلام کا حقیقی خادم بنائے اور انہیں دین و دنیا میں کامیابیاں عطا کرے۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

راجہ غضنفر علی خاں ایران کو

کراچی ——— پاک نیوز ——— ۲۷ جولائی

راجہ غضنفر علیخاں سفیر ایران آج کوئٹہ میل کے ذریعہ ایران کو روانہ ہو جائینگے آپ کوئٹہ دو دن کیلئے اتر ینگے تاکہ قائد اعظم سے شرف ملاقات حاصل کر سکیں عارضی طور پر آپ کا شعبہ پاکستان کے دکن امور خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں کے چارج میں رہیگا

آج بھی ہر کیمپ میں ہر پناہ گزین جعلی طور پر وافر راشن وصول کر رہا ہے

باؤلی کیمپ کے چیف سپرنٹنڈنٹ کیطرف سے صوفی عبد الحمید کے بیان پر تنقید

لاہور ——— نامہ نگار خصوصی کے قلم سے ——— ۲۷ جولائی

باؤلی کیمپ کے چیف سپرنٹنڈنٹ مسٹر نذیر احمد نے مغربی پنجاب کے ایم۔ ایل۔ اے صوفی عبد الحمید کے اُس بیان پر تنقید کرتے ہوئے جو انہوں نے ہفتے کو کیمپوں کی حالت کے متعلق دیا ہے کہا حیرت ہے کہ صوفی عبد الحمید صاحب نے جو کئی دفعہ باؤلی کیمپ میں تشریف لاکر ہمارے انتظامات کا بچشم خود ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ حالات کو سخت ناانصافی فرماتے ہوئے بالکل اُلٹ رنگ میں پیش کیا ہے حالانکہ وہ جب بھی کبھی تشریف لائے۔ ہمارے انتظامات کو دیکھ کر ہمیشہ مطمئن لوٹے، جب آن کی حقیقت حال کو غلط رنگ دے کر منظر عام پر لانے کے طریق پر نظر دوڑائی جاتی ہے۔ اُن کے حکومت پر "غلط حربوں سے کام لینے" کے الزامات بالکل بے بنیاد معلوم ہوتے ہیں۔

صوفی عبد الحمید ایسے ذمہ دار شخص کو اس بات سے کلیتہً آگاہ ہونا چاہیئے کہ بے بنیاد الزامات جو انجام کار غلط ثابت ہی ہو جاتے ہیں۔ حالات کی کشیدگی میں اضافہ کر دیا کرتے ہیں۔ اور ہمارے لئے اب سخت مشکل ہو گیا ہے کہ ٹھوس حالات اور صحیح اعداد و شمار بتائے بغیر معقولیت کو اپیل کر سکیں۔

آپ نے کہا یہ بات اب بھی بلا خوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ ہر کیمپ میں پناہ گزین وافر راشن وصول کر رہے ہیں۔ گذشتہ مہینوں میں تو راشن کی یہ ہیرا پھیری اس درجہ بڑھ گئی تھی کہ شعبہ مہاجرین کو سارے صوبہ کی مردم شماری کرانا پڑی۔ خاصکر رہتک اور کرنال کے پناہ گزینوں کا سلوک اور طریق کار نوچھ البیار تاکہ وہ ہمیشہ حکومت کے ہر حکم کو ناکام بنانے میں کامیاب رہے لیکن ہماری مسلسل مصالحانہ مساعی کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ اکیلے باؤلی کیمپ ہی میں تیس ہزار کی کمی واقع ہو گئی اس کے بعد ۴ جولائی ۱۹۴۸ء کو باؤلی کیمپ کی ایک بارک کے پناہ گزینوں نے البیار ڈیہ اختیار کہا کہ ڈپٹی ریفیوجی کمشنر کو خود کیمپ کے ملاحظے کیلئے آنا پڑا۔ آپ صوفی عبد الحمید صاحب ایم۔ ایل۔ اے کو بھی ہمراہ لائے۔ اور پھر اسبات کی ہزاروں شہادتیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ کہ مہاجرین نے حلفاً اس بات کا اقرار کیا۔ کہ اُن میں سے ہر ایک جعلی کارڈوں پر دوگنا راشن حاصل کر رہا ہے لیکن افسوس صوفی عبد الحمید صاحب نے اپنے بیان میں اس حقیقت حال کا ذرہ بھر بھی ذکر نہیں کیا۔

اور نہ ہی صوفی صاحب نے راشن کی اُن ہیرا پھیری کرنے والوں کا ذکر کرنا مناسب سمجھا ہے جو اُن کے روبرو وقتاً فوقتاً پیش کئے جاتے رہے یہ تو محض معجزے ہی سے ہو سکتا ہے کہ ایک شخص جو فاقوں سے مرنے کے قریب ہو نواحی دیہات میں آٹا اور چاول بیچنے کا انتظام بھی کر سکے اور پھر وہاں سے چمکتے ہوئے سکے لیکر لوٹے۔

ہم صوفی صاحب کو اسبات کی کھلی دعوت دیتے ہیں کہ وہ کیمپوں کے اچانک معائنے کرکے ہماری غلطیوں کا انکشاف کریں اور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اُن کی خدمت میں راشن کی ہیرا پھیری کرنے والے مہاجرین کا ایک ایسا قافلہ پیش کر ینگے۔ جو رات کی تاریکی میں نواحی دیہات میں آٹا بیچنے کی کوشش کرتا ہے۔

مجاہدین کشمیر کیلئے قابلِ قدر عطیہ

لاہور ۲۷ جولائی۔ آزاد کشمیر گورنمنٹ پبلسٹی بیورو کا ایک اعلان مظہر ہے کہ لاہور کے مشہور رئیس اور تاجر چوہدری عبد الکریم صاحب حسب ذیل اشیا ٹرکوں میں لاد کر مجاہدین کشمیر کو پیش کرنے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں چوہدری صاحب چاہتے ہیں کہ اس دفعہ یہ اشیاء ان کی موجودگی میں تقسیم ہوں۔ اس محاذ کی طرف سے پہلے بھی آپ جہاد کشمیر میں کافی مالی امداد کر چکے ہیں اور اشیا بھجوا چکے ہیں۔

(۱) بوٹ ۱۵۰۰ جوڑے
(۲) ملٹری تولیے (پانی کی کپیاں) ۵۰۰
(۳) چھاگل ۵۰۰
(۴) دودھ خشک ۲۳ پیٹیاں ۱۵۰۰ پونڈ
(۵) قمیض ۲۵۰۰
(۶) پتلون ۲۰۰۰
(۷) بکس ۱۰۰۰
(۸) ٹی بیس ۶۰۰

علاوہ ازیں آپ کافی برساتیاں اور گراؤنڈ شیٹ بھی لیگئے ہیں

حکومت پاکستان کی توجہ کیلئے

لاہور ——— نامہ نگار الفضل ——— ۲۷ جولائی

معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے یوم آزادی کے موقعے پر ۱۵ اگست کو جو اخبار یا رسالے خاص نمبر نکالینگے اُن پر آرٹ پیپر یا قیمتوں اور صفحوں کے متعلق کوئی قید نہیں لگائی جائے گی۔

ایمپلائمنٹ ایکسچینج کی کارگذاری

لاہور ——— نامہ نگار الفضل سے ——— ۲۷ جولائی

پاکستان بھر کے ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے دفاتر کے اعداد و شمار کا جائزہ لینے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء سے ۱۵ جون ۱۹۴۸ء تک اس ایکسچینج ایجنسی کی معرفت ۵۹ ہزار سات سو چار افراد کو ملازمتیں اور کام دلائے جا چکے ہیں۔

اس تعداد میں سے ۴۸ ہزار ملازمتیں صرف مہاجرین ہی کو دلائی گئی ہیں۔

حیدرآباد سے باہر منی آرڈر بند

حیدرآباد (دکن) ۲۷ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد میں ہندوستانی ڈاکخانوں نے حیدرآباد سے باہر کیلئے منی آرڈر اور انشورنس لیٹر لینے بند کر دئیے ہیں۔ جن میں ہندوستانی کرنسی ہو۔

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل
۲۹ر جولائی ۴۸ء

کھری کھری باتیں

(۴)

پھر آپ کے اقامت دین کے کارنامے بھی مسلمانوں کے سامنے ہیں۔ پہلا کارنامہ تو یہ ہے کہ جب مسلمان کانگرس کی امپریلیسٹ چکی میں پسنے سے بچاؤ کے لئے کشمکش میں طرح طرح کے مصائب کا نشانہ بن رہے تھے۔ آپ نے اپنے آقاؤں کا ساتھ دیا۔ اور پاکستان کو ناممکن بنانے کے لئے مسلمانوں کو ووٹ نہ دیئے۔ دوسرا کارنامہ یہ کیا کہ فوراً فتوے دے دیا کہ پاکستان کے مسلمانوں کو کشمیری مظلوم بھائیوں کو انڈین یونین کے مظالم سے بچانے کے لئے کوشش کرنا اسلام کے خلاف ہے۔ اور یہ بھی خیال نہ کیا۔ کہ یہ فتوے آپ کے نظریہ جہاد فی سبیل اللہ کے متضاد ہے۔ یعنی آپ کا اسلام جب بھی کبھی فتوے دیتا ہے مسلمانوں کے خلاف ہی دیتا ہے۔ اسکو اتفاق نہیں کہا جاسکتا مسلمان اچھی طرح اس راز نہاں کی سمجھ چکے ہیں۔ پھر مسلمانوں نے یہ بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ کہ جو اقامت دین کے نقیب و داعی مشرقی پنجاب کے نہتے مسلمانوں پر یہ الزام لگانے میں سب سے پیش پیش ہیں۔ کہ ان میں سے پچاس پچاس نے ایک ایک سکھ کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے تھے۔ یہی اقامت دین کے نقیب و داعی جو یہ الزام لگاتے ہیں۔ مشرقی پنجاب میں بھاگنے والوں میں سے سب سے آگے تھے۔ اور اب اپنی بزدلی کو چھپانے کے لئے یہ عذر پیش کر رہے ہیں۔ کہ پٹھانکوٹ میں ہمارا مرکز محض عارضی تھا۔

اس کے مقابلہ میں ان لوگوں کا طریق عمل بھی ملاحظہ فرمائیے۔ جن کو آپ دشمن اسلام سمجھتے ہیں۔ اور جہاد کو منسوخ قرار دینے والا خیال کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اب بھی قادیان میں بیٹھے ہیں۔ اور انشاء اللہ قادیان واپس لے کر رہیں گے۔

وہ لوگ جو قرآن کریم دونوں ہاتھوں میں لے کر گھر بار چھوڑ کر محض اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے دنیا کے کونے کونے میں پھیل گئے ہیں۔ اور دیس بدیس مارے مارے پھرتے ہیں۔ وہ تو دشمن اسلام اور یہ لوگ جو اپنے مکانوں میں بیٹھ کر چند غلط سلط نعرے تحریر کرتے۔ اور کتب فروشی کا پیشہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔

دشمن اسلام کون؟

(۲)

وہ اسلامی مورچہ کے سب سے بڑے قائد۔ وہ لوگ جنہوں نے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنی جائدادیں اپنے جسم اور اپنی تنخواہیں اپنی آمدنیاں ہنس ہنس کر پیش کر دیں۔ وہ اسلام کے دشمن۔ اور یہ جو ایک آنے کا ٹریکٹ چھ چھ آنے اور چار آنے یا چھ آنے کی کتاب روپیہ ڈیڑھ روپیہ دو روپیہ پر فروخت کر کے مسلمانوں کا روپیہ گاڑھے پسینہ کی کمائی گھر بیٹھے اینٹھتے رہتے ہیں وہ اسلام کے سب سے بڑے پیشوا۔ وہ لوگ جنہوں نے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جانیں قربان کر دیں اینٹیں کھائیں بائیکاٹ کے دکھ سہے شہادتیں پیش کیں۔ ملک ملک کی خاک چھانی۔ وہ دشمن اسلام اور یہ جن کی اسلام کے لئے نکسیر بھی نہ پھوٹی۔ یہ اسلامی شریعت کے سب سے بڑے اور مرکزی ستون۔ وہ لوگ جنہوں نے سب سے پہلے اس صدی میں ہندوستان میں لا الٰہ الا اللہ کی آواز بلند کی۔ آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے خدا تعالےٰ کے دین کی حفاظت کی۔ اور کھلے میدان میں اسلام کے دشمنوں کو شکستوں پر شکستیں دیں۔ وہ دشمن اسلام اور یہ جنہوں نے احمدیت کی نقل میں جماعت بنائی۔ اور احمدی علم الکلام کو توڑ مروڑ کر مسلمانوں کے سامنے پیش کیا۔ اور فسطائیت پر اسلام کا خول چڑھا کر مسلمانوں کو بے راہ کرنے کی بے سود کوشش کی یہ اسلام کے بڑے نقیب و داعی۔ وہ لوگ جنہوں نے قرآن پاک کے ترجمے بیسیوں زبانوں میں کروا ڈالے۔ جنہوں نے ایک طرف ارجنٹائن۔ دوسری طرف جزائر شرق الہند۔ تیسری طرف افریقہ اور چوتھی طرف یورپ میں اسلام کا جھنڈا بلند کیا۔ اور کر رہے ہیں۔ وہ دشمن اسلام اور یہ گھر بیٹھے مسلمانوں پر طعن و تشنیع طنز و مزاح کرنے والے سب سے بڑے حامی اسلام۔ وہ لوگ جنہوں نے ایک طرف دنیا کے با جبروت بادشاہوں، حکومتوں کے صدروں بڑے بڑے ارکان حکومت، اور دوسری طرف جھونپڑیوں میں رہنے والے نادار اور غربا کو یکساں خوشی اور مسرت سے پیغام اسلام پہونچایا۔ اور پہونچا رہے ہیں۔ وہ تو دشمن اسلام اور یہ جو دشمنان اسلام سے مل کر پاکستان کی جڑیں ہی کاٹ دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ تاکہ جو چار مسلمان زندہ باقی رہ گئے ہیں۔ وہ بھی ہندوؤں کے دائمی غلام بن کر رہ جائیں۔ یا شدھ ہو جائیں۔ وہ اسلام کا گل سر سبد

(۵)

آپ نے تسنیم میں جو اسلامی کارٹون یا نقشہ شائع فرمایا ہے۔ اس میں آپ نے اپنے حقیقی ساتھیوں کے مورچے دکھاتے ہی نہیں اور وہ ہیں خقیر ایچی کا لشکر، خان عبد الغفار خان کی سرخ پوش فوج لشکر احرار اسلام اور انڈین یونین کی فوجیں جو کشمیر میں نہتے مسلمانوں کے کشتوں کے پشتے لگا رہی ہیں۔ اور جس نے دکن کی اسلامی ریاست کی ناکہ بندی کر رکھی ہے۔

پھر آپ نے آپ کو الٰہی تصرف کا معجزہ دکھایا اس کارٹون یا نقشہ میں آپ نے اپنی اور اپنے ساتھیوں کے مورچوں کو علامت ⌒ سے اور اپنے دشمنوں کے مورچوں کی علامت ▭ سے دکھایا ہے۔ اور اس زمانے کے امام برحق مسیح موعود مہدی مسعودؑ کی اہانت کرنے کے لئے "امت قادیان" کے مورچہ کو بھی علامت ▭ سے دکھایا ہے۔ جس سے آپ کا مطلب تو یہ تھا۔ کہ احمدیت دشمنان اسلام میں سے ہے۔ لیکن اسی نقشے میں اللہ تعالےٰ نے آپ کے حملوں کو آپ پر ہی الٹ کر دکھا دیا ہے۔

اب ذرا نقشہ کو ملاحظہ فرمائیے آپ نے مقام اسمبلی سے جو سیدھی وہ شاہراہ دکھائی ہے۔ جو مشرق کو جاتی ہے۔ اور جس کی انتہا مکمل اسلامی نظام پر ہوتی ہے۔ اس انتہا پر آپ کے کاتب کا قلم اللہ تعالےٰ نے پکڑ کر مدینہ منورہ کے مورچہ کی علامت بھی وہی بنا دی ہے۔ جو امت قادیان کی آپ نے بنائی تھی۔ یعنی [مدینہ منورہ] جس سے اللہ تعالےٰ نے آپ کے ہی ذریعہ یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ "امت قادیان" کا مورچہ مدینہ منورہ کے مورچہ کے ساتھ ہے۔ اور آپ اور آپ کے ساتھی جس مورچہ اسلام کے بالمقابل صف آرا ہیں۔ اور پھر یہ بھی عجیب الٰہی تصرف دیکھئے کہ "امت قادیان" کے مورچہ کے مستطیل کی آغوش مدینہ منورہ کی طرف وا ہے۔ کیا اب بھی آپ کی سمجھ میں نہیں آیا۔

انی مھین من اراد اھانتک

پھر اس پرچہ میں نعیم صدیقی صاحب کے تمثیلچہ میں جج نے بھی تو آپ کے خلاف فیصلہ صادر کرتے وقت یہی کہا ہے۔

"جج سمجھتے یہ گئے آپ دراصل اسلام نہیں ہیں بلکہ اسلام کا بھروپ بھرے ہوئے ہیں"

اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جس حد تک تو مسیح موعود علیہ السلام کی نقل حرف بہ حرف اڑائی ہے۔ اس حد تک تو خیر لیکن جہاں اپنی عقل کو دخل دیا ہے قرآن و حدیث کے خلاف چل نکلے ہیں۔ اور شیطان کی آغوش میں جا پڑے ہیں۔ اور اسلام کا بہروپ بن گئے ہیں۔ اسلامی جماعت اللہ تعالےٰ بناتا ہے ہر کہ وہ اپنی عقل کے زور پر نہیں بنا سکتا

نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

آنکھوں میں وہ ہماری رہے ابتدا یہ ہے
ہم اس کے دل میں بسنے لگیں انتہا یہ ہے

روزہ نماز میں کبھی کٹتی تھی زندگی
اب تم خدا کو بھول گئے انتہا یہ ہے

لاکھوں خطائیں کر کے جو جھکتا ہوں اس طرف
پھیلا کے ہاتھ ملتے ہیں مجھ سے وفا یہ ہے

رانوں کو آگے دیتا ہے مجھ کو تسلیاں
مُردہ خدا کو کیا کروں میرا خدا یہ ہے

کیا ہرج ہے جو ہم کو پہنچ جائے کوئی شر
پہنچے کسی کو ہم سے اگر شر برا یہ ہے

اس کی وفا و مہر میں کوئی کمی نہیں
تم اسکو چھوڑ بیٹھے ہو ظلم و جفا یہ ہے

مارے جلائے کچھ بھی کرے مجھکو اس سے کیا
مجلس میں اسکے پاس رہوں مدعا یہ ہے

بوئے چمن اڑائے پھرے جو۔ وہ کیا صبا
لائی ہے بوئے دوست اڑا کر صبا یہ ہے

خطبہ جمعہ
خطبہ نمبر ۳۸

اگر موجودہ حالات ہم کو بیدار نہیں کر سکے تو کونسی چیز ہمیں بیدار کریگی

اپنی اور اپنی قوم کی عزت کی طرف توجہ کی بجائے مسلمان تین تین چار چار ایکڑ زمین پر تسلی پا گئے ہیں

اور

جائدادوں کے لئے آپس میں لڑائیاں لڑ رہے ہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ جون ۱۹۴۸ء بمقام ناصر آباد سندھ

مرتبہ: سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں نے پچھلے سفر پر بھی جماعت کو اس بات کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ ہماری زمینداریاں ملک کے کنارہ پر واقع ہیں۔ اور ملکی حالات روز بروز زیادہ خراب ہو رہے ہیں۔ اس لئے ہمارے کارکنوں کو پوری طرح تیار ہو جانا چاہئے تا ان حالات کا مقابلہ کیا جا سکے۔ کم از کم بندوق کا چلانا ہر شخص کو سکھایا جائے۔ مگر اس طرف کوئی توجہ نہیں کی گئی۔ اور کسی قسم کی تیاری نہیں کی گئی۔ نہ تو بندوق چلانے کی کوئی ٹریننگ دی گئی ہے۔ اور نہ ہی بندوقوں کا کوئی انتظام کیا گیا ہے۔ اگر فی سٹیٹ ایک ایک بندوق بھی ہوتی۔ تو

ہفتہ میں دو دفعہ

تمام لوگوں کو اکٹھا کر کے ٹریننگ دی جا سکتی تھی۔ اگر اس طرف تھوڑی سی بھی توجہ دی جاتی۔ تو اب تک کافی آدمی تیار کئے جا سکتے تھے۔

لیکن اس وقت ہمارے پاس سو میں سے دس آدمی بھی ٹرینڈ نہیں۔ اگر ہم سو میں سے دس آدمی کو بھی ٹرینڈ کر لیتے۔ تو وہ دس آدمی دوسرے نوّے آدمیوں کو تیار کر سکتے تھے۔ اور یہ دس آدمی اگر مر جاتے۔ تو دوسرے نوّے آدمیوں میں

قدرتی طور پر یہ احساس

پیدا ہو جاتا کہ ہمارے دس بہادر مر گئے ہیں۔ ہمیں ان کے نقش قدم پر چل کر بہادر بننا چاہیئے۔ پھر یہ دس آدمی باقی نوّے آدمیوں کو بزدلی دکھانے سے بھی روک سکتے تھے۔ کیونکہ بزدل آدمی اسی خیال میں رہتا ہے۔ کہ دوسرے بھاگیں تو وہ بھاگے۔ بھاگنے میں خود پہل نہیں کرتا۔ پھر بزدل بننے میں زیادہ ہمت کی ضرورت ہوتی ہے۔ بزدل بننے میں اپنی خودداری کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ عزت و ناموس کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ اپنی قوم کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ اور ایسا کرنے کے لئے

زیادہ ہمت کی ضرورت

ہوتی ہے۔ زیادہ طاقت کی ضرورت ہوتی ہے۔

اصل میں جو آدمی سب سے زیادہ بزدل ہوگا وہی سب سے زیادہ بہادر ہوگا۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے۔ کہ اگر اس نے بزدلی دکھائی۔ تو وہ اپنے رشتہ داروں کو مونہہ نہیں دکھا سکے گا اپنے

دوستوں اور واقف کاروں

کو مونہہ نہیں دکھا سکے گا۔ وہ اپنے گاؤں کے رہنے والوں کو مونہہ نہیں دکھا سکے گا۔ بلکہ وہ اپنے بچے کو بھی مونہہ نہیں دکھا سکے گا۔ وہ یہ سمجھتا ہے۔ کہ اگر اس نے بزدلی دکھائی تو یہ اس کے لئے بدنامی کا موجب ہوگا۔ اس کے خاندان کے لئے

بدنامی کا موجب

ہوگا۔ لیکن باوجود اس کے وہ اپنی جان بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ ایک رنگ کی بہادری اس میں بھی پائی جاتی ہے۔ بلکہ اپنے رنگ میں اس کی بہادری بہت زیادہ ہے۔

پٹھانوں میں ہوا کا خارج ہونا بہت بُرا سمجھا جاتا ہے۔ پنجابی اس کی پرواہ بھی نہیں کرتے لیکن ایک پٹھان کی کسی مجلس میں ہوا خارج ہو جائے تو وہ ساری عمر کسی کو مونہہ نہیں دکھا سکتا۔ کہتے ہیں کہ ایک پٹھان کی کسی مجلس میں ہوا خارج ہو گئی۔ تو شرم کے مارے وہ کہیں چلا گیا۔ اور ایک لمبے عرصہ تک گاؤں میں نہ آیا۔ دس بیس سال کے بعد جب اسے گھر جانے کا خیال پیدا ہوا۔ تو وہ اپنے گاؤں گیا۔ اس نے یہ سمجھ لیا تھا کہ وہ ایک لمبے عرصہ تک گاؤں سے باہر رہا ہے۔ اس لئے گاؤں والے وہ بات بھول گئے ہوں گے۔ وہ گاؤں گیا۔ اور اپنے گھر کی دیوار کے ساتھ کان لگا کر کھڑا ہو گیا۔ تا وہ باتیں سن سکے۔ جو اندر ہو رہی ہیں۔ اتنے میں اس کے بچے نے کوئی بات کی۔ جس پر اس کی اماں نے کہا چل دیوٹ کہیں کے۔ تو اسی کا ہی بچہ ہے۔ جس کی مجلس میں ہوا خارج ہو گئی تھی یہ بات سنکر وہ واپس چلا آیا۔ اور اندر جانے کی جرأت نہ کی۔ کیونکہ وہ سمجھتا تھا۔ کہ اب وہ کسی کو مونہہ دکھانے کے قابل نہیں رہا۔

غرض بزدلی دکھانے کے لئے بھی کافی ہمت کی ضرورت ہوتی ہے۔ حقیقت میں بزدل دلیر ہوتا ہے۔ اور بزدلی بہادری کے ہی غلط استعمال کا نام ہے۔ ایک بزدل آدمی اپنی قوم کے خلاف جرأت کرتا ہے۔ اپنی عزت و آبرو اور نیک نامی کی کوئی پروا نہیں کرتا۔

اپنی ساری قوم

کے ہوتے ہوئے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس جب بزدل بھی بہادر ہوتا ہے۔ تو بہادر تو خود بہادر ہوتا ہے۔ اگر اسے ٹریننگ دی جائے اور اسطرح ٹریننگ دی جائے کہ وہ دوسروں کو بھی ٹرینڈ کر سکے۔ تو یہ قوم کے لئے بہت مفید ہوگا۔ اب تو پاکستان میں بھی بندوقیں بننے لگ گئی ہیں۔ اور ایک نالی والی بندوق سو سوا سو تک مل جاتی ہے۔ اکثر زمیندار بڑے شوق سے گھوڑیاں رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر وہ کوشش کریں۔ تو بندوق بھی خرید سکتے ہیں۔ میں تو سمجھتا ہوں۔ کہ اگر انہیں ٹریننگ دی جائے۔ تو انہیں بندوق رکھنے کی خواہش بھی پیدا ہو جائیگی۔ افسران متعلقہ سے تعلق پیدا کر کے لائسنس بنوائے جائیں

سرحدی علاقوں کے لئے

تو رائفلوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس لئے سٹیٹوں کے افسروں کو چاہیئے کہ وہ رائفلیں خریدیں رائفل ہندوستان میں ہزار بارہ سو کی آجاتی ہے۔ اور اگر باہر سے منگوائی جائے۔ تو اس پر چار پانچ سو سے زیادہ خرچ نہیں آتا۔ اس زمین سے ہمیں پہلے بھی کچھ پلے نہیں پڑتا۔ ہر سال یہی کہہ دیا جاتا ہے۔ کہ اب معاف کر دو۔ آئندہ کام اچھا ہوگا۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ تحریک کی زمین پر ۱۸ لاکھ سے زیادہ خرچ آچکا ہے۔ لیکن حرام ہے کہ ایک پیسہ بھی تحریک کو حاصل ہوا ہو۔ میرا بھی یہی حال ہے۔ اب اگر رائفلیں اور بندوقیں خریدنے پر کچھ مزید خرچ کر لیا جائے۔ تو کوئی حرج نہیں۔ اگر

اسلام کی عظمت قائم

ہو جائے۔ احمدیت کی عظمت قائم ہو جائے۔ تمہاری جانیں بچ جائیں اور تمہاری آبروئیں اور عزتیں بچ جائیں تو یہ خرچ اس کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اگر کوشش کی جائے۔ تو یہ کام ہو سکتا ہے۔ مگر جماعت نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ اور اس میں بہت سستی برتی ہے۔ فی سٹیٹ اگر دو یا دو سے زیادہ رائفلیں ہو جائیں۔ تو پندرہ بیس رائفلیں ہو جاتی ہیں اور پھر ایک حد تک دشمن کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ پندرہ بیس رائفلوں کے ساتھ تین چار سو کا لشکر بڑی آسانی کے ساتھ روکا جا سکتا ہے۔ پھر مومن اگر حقیقی مومن ہو تو دوسرے کی رائفل بھی چھین سکتا ہے۔ کشمیریوں کو ہی دیکھ لو۔ ان کے پاس کوئی ہتھیار نہیں تھا۔ جو کچھ بھی ان کے پاس ہے۔ انہوں نے دشمن سے ہی چھین کر لیا ہے۔ مجھے ایک واقعہ یاد ہے۔ کہ ایک جگہ پر کشمیریوں کی دشمن سے لڑائی ہو گئی۔ دشمن پانچ رائفلیں چھوڑ کر بھاگ گیا۔ اور وہ رائفلیں کشمیریوں کے ہاتھ آئیں۔ اسی طرح کسی جگہ سے پانچ رائفلیں ہاتھ آئیں۔ اور کسی جگہ سے دس دس بیس بیس رائفلیں ان کے ہاتھ آئیں۔ اور کئی جگہوں پر تو انہوں نے

اس سے بھی زیادہ

ہتھیار دشمن سے چھین لئے۔ کئی توپیں مشین گنیں اور سٹین گنیں ان کے ہاتھ آئیں۔ اور آہستہ آہستہ خاصی فوج ان کی تیار ہو گئی۔

پس اگر پندرہ بیس رائفلیں مہیا کر لی جائیں۔ تو ضرورت کے وقت اپنی طاقت کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ اگر سب لوگ ٹریننگ حاصل کر لیں اور منظم ہو جائیں۔ تو دشمن اس طرف منہ بھی نہیں کرے گا۔ اور اگر اس نے حملہ کیا۔ تو وہ منہ کی کھائیگا۔ سکھوں نے جب قتل وغارت شروع کیا۔ اس وقت بھی ہم شور مچاتے رہے اور لوگوں کو جگاتے رہے۔ لیکن وہ باوجود جگانے کے سوئے رہے۔ مسلمان یہ سمجھتے رہے۔ کہ اگر سکھوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ تو وہ نعرہ تکبیر بلند کریں گے۔ اور دشمن بھاگ جائیگا۔ یا حکومت ان کی مدد کرے گی۔ مگر یہ نعرہ ہائے تکبیر الٹے ان پر ہی آپڑے۔ اور حکومت نے بھی ان سے آنکھیں پھیر لیں۔ سکھوں کے پاس رائفلیں تھیں اور مسلمانوں کے پاس۔

صرف نعرہ ہائے تکبیر

مگر نعرہ ہائے تکبیر بھی اس وقت تک فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ جب تک کوئی عملی صورت اختیار نہ کی جائے حالات خراب سے خراب تر ہو رہے ہیں۔ اور خطرات بڑھ رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں میں یہ افواہ عام مشہور تھی۔ کہ ۱۵ جون کو دونوں ملکوں میں لڑائی ہو جائے گی۔ اصل میں دونوں ملکوں کے حالات بہت زیادہ بگڑ گئے ہیں۔ کشمیر کا معاملہ جوں جوں لمبا ہوتا جاتا ہے۔ لوگوں میں جوش بڑھتا جاتا ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ کشمیر کا بدلہ ہم ان علاقوں سے لیں گے۔ پس لڑائی جتنی لمبی ہوگی اتنا ہی لوگوں میں ایک دوسرے کے خلاف جوش پیدا ہوگا۔ ممکن ہے۔ کہ عوام اپنے آپ سے باہر ہو کر کسی جگہ پر ہلہ بول دیں۔ اور یہ بھی پتہ نہیں۔ کہ وہ کونسی جگہ پر ہلہ بولیں۔ مثلاً جودھپور کو ہی لے لو۔ اگر جودھپور کی حکومت یہ کہہ دے کہ ہم اب

کوئی بندوبست

نہیں کر سکتے۔ ہم دشمن کو زیادہ دیر تک نہیں روک سکتے۔ تو تم کیا کر سکتے ہو۔ دشمن کی فوجیں بھی عوام کے ساتھ مل کر کام کرنے لگ جائیں گی۔ بڑوں کی کون پرواہ کرتا ہے۔ وہ بیشک اعلان پہ اعلان کرتے رہیں۔ مگر ان کی سنتا کون ہے۔ پنڈت جواہرلال ایسے اہم بیٹھک کہتے رہیں۔ کہ ایسا مت کرو دوسرے لیڈر بیشک شور مچاتے رہیں۔ گاندھی جی کی سکیم کو بیشک ان کے سامنے رکھا جائے۔ وہ اس کی بھی پرواہ نہیں کریں گے۔ پچھلے فسادات میں عموماً لوگ یہی کہتے تھے کہ ہم گاندھی جی کے ساتھ نہیں۔ ہم تو اپنی قوم کے ساتھ ہیں۔ قوم جو کہے گی وہی ہم کریں گے۔ گاندھی جی کی بات ہم ماننے کے لئے تیار نہیں۔ غرض

عوام اور چھوٹے حکام

کے درمیان خواہ کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو۔ وہ ایسے وقت میں بالکل متحد ہو جائیں گے اور اسے اپنے اوپر ایک قومی فرض سمجھیں گے۔ فوج عوام کے ساتھ مل جائے گی۔ اور اس بات کی پرواہ نہیں کرے گی کہ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو یا دوسرے لیڈر انہیں کیا حکم دیتے ہیں۔ لیڈروں کو تو بعد میں سنایا جا سکتا ہے۔ مہاراجہ سے بعد میں بھی معافی مانگی جا سکتی ہے۔ مگر دی ہوئی زمین کو پیچھے نہیں ڈالا جا سکتا پس جہاں تک ہو سکے اس

علاقہ کے لوگوں کو

بہت جلد تیار ہو جانا چاہئیے۔ اس علاقہ کی تو ویسے بھی ہمارے قبضہ میں نہیں۔ حکومت پاکستان نے ابھی اسے نہیں سنبھالا۔ وہ جس وقت چاہیں۔ اسے روک سکتے ہیں۔ دشمن اگر اپنی فوجیں یہاں بھیجنا چاہئے تو اسے ہر قسم کی سہولتیں حاصل ہیں۔ جو پاکستان کو حاصل نہیں۔ دشمن کی فوجیں گاڑی کے ذریعہ یہاں آسکتی ہیں۔ مگر پاکستانی فوجوں کو حیدرآباد سے آگے پیدل چل کر آنا پڑے گا۔ پھر دشمن گاڑی سے اور بھی زیادہ فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ دشمن کی فوجیں گاڑی میں بیٹھ کر ارد گرد کے علاقہ پر فائر کر سکتی ہیں اور خود محفوظ رہ سکتی ہیں اور ارد گرد کے علاقہ کو خالی کرا سکتی ہیں۔ پس یہاں کے لوگوں کو بہت جلد بیدار ہو جانا چاہئیے۔ اور فوجی ٹریننگ حاصل کرنی چاہئیے۔ تمہیں تو بیدار کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ تمہیں تو خود اس بات کا احساس ہونا چاہئیے تھا۔ تمہاری اپنی بیٹی اگر سکھوں کے ساتھ نہیں گئی۔ تو تمہاری بھتیجی اور بھانجی سکھوں کے ساتھ گئی ہوگی یا تمہارے بھتیجے اور بھانجے کی بیٹی سکھوں کے ساتھ گئی ہوگی۔ اگر تمہارے خاندان کی کوئی لڑکی سکھوں کے ساتھ نہیں گئی تو تمہارے گاؤں کی کوئی لڑکی ان کے ساتھ گئی ہوگی۔ تمہارے ساتھ والے گاؤں کی لڑکیوں کو سکھ اٹھا کر لے گئے ہوں گے غرض کوئی ایسی جگہ نہیں۔ جہاں کی لڑکیاں سکھ اٹھا کر نہیں لے گئے

ان حالات

کو دیکھ کر ہر مسلمان کی غیرت کو جوش میں آجانا چاہئیے تھا۔ ان حالات کو دیکھ کر ہر مسلمان کو چاہئیے تھا کہ وہ اپنے اوپر سپاہی بننا فرض کر لیتا اور اس وقت تک دم نہ لیتا۔ جب تک آئندہ کے لئے اپنے آپ کو اور اپنی قوم کو خطرہ سے محفوظ نہ کر لیتا مسلمانوں میں یہ احساس خود بخود پیدا ہو جانا چاہئیے تھا۔ مگر ہوا کیا وہ دوسروں کے سمجھانے سے بھی نہیں سمجھے۔ وہ

تین تین چار چار ایکڑ زمین

پر تسلی پا گئے ہیں اور آپس میں لڑائیاں ہو رہی ہیں کہ فلاں شخص کو فلاں زمین کیوں مل گئی۔ وہ مجھے ملنی چاہئیے تھی انہیں تو چاہیے تھا کہ وہ اپنی اور اپنی قوم کی عزت کی طرف زیادہ توجہ کرتے اور اپنا مقصد زندگی یہ مقرر کرتے کہ وہ ظالم کو آئندہ ظلم نہیں کرنے دیں گے۔ اور امن و انصاف کو دنیا میں قائم کریں گے نہ یہ کہ تین تین چار چار ایکڑ زمین پر تسلی پا جاتے یا ادھر ادھر سے سامان اکٹھا کرنے کی فکر میں لگے رہتے۔

ہماری جماعت تو کوئی

معمولی جماعت نہیں

ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ہماری جماعت زندہ اور بیدار جماعت ہے۔ اسے ایسے احساسات سے بالا ہونا چاہئیے۔ اگر ہم اب تک بیدار نہیں ہوئے۔ تو وہ کونسی اور چیز ہوگی۔ جو آکر ہمیں بیدار کرے گی۔ ہم نے دنیا کے دلوں کو فتح کرنا ہے تو ہمیں یہ دیکھنا ہے فتح کرنا ہے ہم نے دوسرے لوگوں میں عقل سے کام لینے کا احساس پیدا کرنا ہے۔ محنت اور قربانی کرنی ہے ہے۔ اور جب ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو گئے تبھی ہم خدا کے فضلوں کے وارث ہوں گے اور تبھی ہم اس کے فضل کو جذب کر سکیں گے۔

چندہ حفاظت مرکز کی ادائیگی اور تبلیغ احمدیت

(از مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

کوئٹہ ۲۳ر جولائی ۱۹۴۸ء آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں دو نہایت اہم امور کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔ حضور نے پہلے چندہ حفاظت مرکز کا ذکر کیا اور ارشاد فرمایا کہ اس بارہ میں جماعت کو اپنی ذمہ واری سمجھنی چاہئیے۔ اور تمام افراد جماعت کا جائزہ لیکر یہ معلوم کرنا چاہئیے کہ ہر فرد کی کس قدر آمد ہے۔ اور اس نے کتنا چندہ اس غرض کے لئے لکھوایا ہے۔ اور پھر یہ کہ اس چندہ کی اس کی طرف سے کس ادائیگی ہوگی۔ حضور نے فرمایا۔ ملازمین کی آمد تو آسانی کے ساتھ معلوم ہو سکتی ہے ایک حد تک زمینداروں کی آمد بھی نکالی جا سکتی ہے۔ مگر پیشہ ور اور تاجر یہ دو گروہ ایسے ہیں۔ جن کی آمد کا صحیح طور پر علم نہیں ہو سکتا۔ اسلامی زمانہ میں تو محتسب ہوا کرتے تھے جو ذاتی معیار رہائش۔ تعمیر مکان بچوں کی تعلیم اور شادی بیاہ کے اخراجات وغیرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک آمد معین کر دیتے تھے۔ مگر ابھی ہماری جماعت اس مقام تک نہیں پہنچی کہ وہ اس قسم کے احتساب کو برداشت کر سکے۔ ابھی ہم اس طریق سے کام لے رہے ہیں کہ خود پیشہ وروں اور تاجروں سے ان کی آمد دریافت کرتے ہیں۔ تاہم جماعتوں کے دوستوں کا فرض ہے کہ وہ آہستہ آہستہ احتساب کا طریق بھی اختیار کرے تاکہ جماعت کو اس کی عادت ہو جائے دوسری بات جس کی طرف حضور نے توجہ دلائی وہ تبلیغ احمدیت ہے۔ حضور نے فرمایا۔ کوئٹہ کی جماعت کا خصوصیت سے فرض ہے۔ کہ وہ اس طرف توجہ کرے۔ بلوچستان تمام صوبوں سے چھوٹا ہے اور اس لحاظ سے اس میں تبلیغ کرنا نسبتاً آسان ہے۔ اگر اس صوبہ میں احمدیوں کی اکثریت ہو جائے تو اس کا تمام ملک پر بڑا بھاری اثر پڑے گا۔ اور جماعت کے قدم پہلے سے بہت زیادہ مضبوط ہو جائیں گے۔ حضور نے فرمایا وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ لوگوں پر اثر نہیں ہوتا۔ وہ غلطی پر ہیں۔ جب خدا ساری دنیا میں احمدیت پھیلانا چاہتا ہے۔ تو یہ ممکن ہو کس طرح سکتا ہے کہ ان پر اثر نہ ہو۔ یہ ہماری دینی کمزوری ہے۔ ورنہ خدا کا ارادہ یہی ہے کہ وہ احمدیت کو سب دنیا میں پھیلا دے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ اس الہام کے بعد جو شخص یہ کہتا ہے کہ تبلیغ کا لوگوں پر اثر نہیں ہوتا۔ وہ اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرتا ہے

دعائے مغفرت

صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب احمدی ٹوپی تحصیل صوابی ضلع مردان صوبہ سرحد کی اہلیہ محترمہ جو کہ جناب ڈاکٹر عبد الغفار خان صاحب احمدی کوئٹہ کی لڑکی تھی ہو رخہ ۱۲ کو ایک لمبی علالت کے بعد فوت ہو کر اللہ تعالیٰ سے جا ملی ہے۔ کے حق میں جملہ احباب سلسلہ احمدیہ دعائے مغفرت فرمائیں اور دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو اور اپنے قرب میں جگہ عنایت فرمائے اور اس کی جدائی ہم سب کیلئے دنیا و آخرت میں مفید ہو۔ آمین

ریاست بہاولپور کے شاہزادۂ والاتبار کا مشفقانہ سلوک

خدمت خلق اور انسانی ہمدردی کا قابل تقلید نمونہ

ذیل میں ہم ایک مجروح احمدی بھائی کا وہ خط درج کرتے ہیں۔ جو انہوں نے سیدنا حضرت امیرالمومنین کی خدمت میں بہاولپور کے محترم شاہزادہ صاحب کے مشفقانہ سلوک اور مثالی ہمدردی کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کیا ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔ محترم شاہزادہ صاحب کا مشفقانہ سلوک واقعی شفقت خسروانہ کا نہایت عمدہ مظاہرہ ہے۔ جماعت اور ادارہ کی طرف سے ہم تہ دل سے ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ شہزادہ صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (ادارہ)

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۲ رجون کو عاجز کراچی سے ٹھٹھہ کو لاری پر جا رہا تھا۔ کراچی سے بیس میل کے فاصلہ پر لاری الٹ گئی جس کی وجہ سے سر اور بائیں ہاتھ اور بائیں ٹانگ پر سخت چوٹیں آئیں۔ اس موقعہ پر نواب صاحب بہاولپور کے صاحبزادہ صاحب کار میں آ رہے تھے۔ انہوں نے انسانی ہمدردی کا بہترین ثبوت دیا۔ خود اپنی کار میں مجھ مردہ کو ڈال کر ڈرگ لائے۔ وہاں اپنے ہسپتال میں مرہم پٹی اپنی نگرانی میں کرائی ہوش آنے تک وہیں رہے۔ بعدازاں میں سول ہسپتال کراچی میں پہنچا۔ جہاں اب زیر علاج ہوں۔ بائیں ہاتھ اور انگلیوں میں شدید زخم ہیں۔ جملہ احمدی احباب سے درخواست ہے کہ مجھ عاجز کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ نیز میں شہزادہ صاحب بہاولپور کا تہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھ ناچیز پر بہت ہی احسان کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے

(سید محمود احمدی سول ہسپتال کراچی)

درخواست ہائے دعا

میری اہلیہ کو ۹۲ روز سے بخار متواتر آتا ہے۔ پندرہ دن تک بخار صبح اتر جاتا رہا ہے اور شام کو ۱۰۲ تک ہو جاتا رہا ہے۔ اب ایک ہفتہ سے پھر بخار ۱۰۰ اور ۱۰۱ کے درمیان ہو رہا ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ اب گردوں میں (بی۔ کولائی) کی تکلیف زائد ہو گئی ہے۔ حالت پہلے کی نسبت بہت کمزور ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی دعاؤں کو جاری رکھ کر مشکور فرماویں کہ اللہ تعالےٰ مریضہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔ خاکسار:۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ میو ہسپتال لاہور

احمدیہ انٹر کالیجیٹ ایسوسی ایشن کے وفد خیر سگالی کے متعلق حکومت ہند سے جو خط و کتابت جاری ہے وہ قدرے طویل ہوتی ہوئی معلوم دیتی ہے۔ اور مشکلات بھی پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ اسلئے احباب و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے مقاصد میں کامیابی کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعا فرمائیں (خاکسار:۔ سید محمود اختر۔ گورنمنٹ کالج لاہور)

مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل کا بچہ عزیز محمد داؤد بعارضہ نمونیہ سخت بیمار ہے۔ نیز ان کی دو بچیاں بھی بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

میری چھوٹی لڑکی عزیزہ بشریٰ طیبہ چار روز بعارضہ پیچش بیمار رہ کر ۲۳ رجولائی کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

حضرت مولوی علی احمد صاحب پروفیسر ایم اے نے نماز جنازہ پڑھایا۔ احباب دعائے مغفرت فرماویں۔ اللہ تعالےٰ پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرماوے اور نعم البدل عطا فرماوے۔

خاکسار:۔ عبدالمومن ناصر آباد اسٹیٹ سندھ ڈاکخانہ کنجیجی
P.O. Kangheghi

میرے والد صاحب چوہدری محمد الدین صاحب بوجہ لقوہ قریباً عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ میرے والد صاحب کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں اگر کوئی صاحب اس مرض کا نسخہ جانتے ہوں تو تحریر فرماویں۔ محمد عبدالحق مجاہد۔ گنج معرفت پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ

فدوی دق سل میں مبتلا ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار:۔ صوبیدار محمد خان۔

عزیزہ فیروز ایک لمبے عرصہ سے دماغی عارضہ سے بیمار ہے اور اسی عزیزاں محمد خالد شمیم النساء بھی بعارضہ بخار بیمار ہیں ان سب کی صحت کے لئے دعا فرمائی جاوے (محمد صادق فاروقی)

میری والدہ صاحبہ مکرمہ تین سال کی طویل مدت کی علالت کے بعد ۱۵ اگست ۴۸ء کو فوت ہو گئیں ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ موصیہ تھیں اور نہایت نیک مخلص خادم دین تھیں دعائے مغفرت فرمائی جائے۔

(شمس الدین از سیالکوٹ)

عاجز ملیریا کے بخار میں مبتلا ہے نیز خاکسار کی والدہ دختر سید اختر الدین صاحب اور عاجز کی نانی اہلیہ مولوی عبدالحلیم صاحب مرحوم کو بھی عرصہ سے سر درد کا دورہ شروع ہو گیا ہے احباب کرام کی خدمت میں دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

خاکسار:۔ غلام مہدی ناصر

——— از اڈیٹر

سندھ کے زیر مقدمہ دوستوں کے لئے دعا کی جائے

نیز لدھیانہ کے دوستوں کیلئے بھی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رتن باغ لاہور)

اس وقت سندھ میں کئی دوست جیل خانہ میں ہیں اور ان پر تعزیرات ہند کی مختلف دفعات کے ماتحت مقدمہ چل رہا ہے اور بعض پر قتل کا الزام ہے۔ ان دوستوں میں جو سب کے سب سلسلہ کی اسٹیٹوں کے کارکن ہیں۔ بعض واقف زندگی بھی ہیں اور ایک لمبے عرصہ سے مصیبت میں مبتلا چلے آتے ہیں احباب کو چاہیئے کہ ان دوستوں کی باعزت رہائی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ ایک بھائی کی امداد ہر حال میں فرض ہے اور حدیث میں آتا ہے کہ ایک بھائی کے دکھ کو اسی طرح محسوس کرنا چاہیئے۔ جس طرح جسم کے ایک عضو کے درد کو دوسرے اعضا محسوس کرتے ہیں۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ رمضان کے ان مبارک ایام میں اپنے ان مصیبت زدہ بھائیوں کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں

اسی طرح ابھی تک لدھیانہ مشرقی پنجاب میں ماسٹر لائق علی صاحب سابق صدر جماعت لدھیانہ اور ان کے لڑکے محمد اقبال صاحب بھی جیل خانہ میں زیر حوالات ہیں۔ ان کی رہائی کے لئے بھی دوست خاص طور پر دعا فرمائیں

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۷/۷/۴۸

حلف الفضول کی تحریک اور احمدی نوجوان

مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے کوئٹہ میں درس القرآن دیتے ہوئے سورۂ یونس کی شان نزول کے ذکر میں حلف الفضول کی تحریک کا ذکر فرمایا اور اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ ہمارے نوجوانوں نے اسے چلانے کا وعدہ بھی کیا۔ مگر اس کے بعد انہوں نے اس کی طرف توجہ نہیں دی۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس کو جاری کریں۔

کہاں ہیں؟

جمعدار شرافت احمد صاحب جو فسادات سے قبل C.O.D دہلی میں تھے۔ ان سطور کو دیکھیں تو اپنے موجودہ پتہ سے مطلع فرمائیں۔ یا اگر کوئی اور دوست ان کے پتہ سے واقف ہوں۔ تو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ خاکسار محمد عبداللہ اعجاز مینیجر الفضل

(۲) مندرجہ ذیل احباب جہاں کہیں بھی ہوں۔ یا جن کو ان کے متعلق معلوم ہو۔ برائے نوازش میرے ایڈریس کے مطابق اطلاع دیں۔ ممنون ہوں گا

۱۔ پیر اللہ دتا صاحب موضع شاہ پور سرداراں ضلع گورداسپور
۲۔ اسماعیل صاحب ولد پیر اللہ دتا صاحب " " "
۳۔ حاکم بی بی زوجہ فضل دین صاحب " " "
۴۔ ہاجراں بی بی زوجہ غلام محمد صاحب " " "
۵۔ رشیدہ دختر پیر اللہ دتا صاحب " " "

پبلسٹی آفس آزاد کشمیر گورنمنٹ دھیان سنگھ بلڈنگ

(سید مٹھا بازار لاہور)

تحریک جدید کے وعدوں کی وصولی میں تشویشناک کمی

تحریک جدید کے وعدوں کی وصولی میں امسال تشویشناک کمی واقع ہو رہی ہے۔ آٹھ ماہ کے عرصے میں ۳۳ فیصدی وصولی ہوئی ہے۔ اگر اس کمی کو جلد پورا کرنے کی طرف توجہ نہ کی گئی۔ تو بیرونی مشنوں کے کام کو سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے تبلیغ کے کام کو احسن طور پر جاری رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ مخلصین جماعت تحریک جدید وعدوں کی جلد از جلد وصولی کے لئے توجہ فرمائیں۔

(نائب وکیل المال تحریک جدید)

ضروری اطلاع

فتح محمد صاحب پروپرائیٹر ہیپی لیس ٹریڈ اور غلام محمد صاحب و نذر محمد شاہ صاحب بلا اطلاع لاہور سے کہیں باہر چلے گئے ہیں۔ وہ جہاں کہیں بھی ہوں۔ فی الفور لاہور پہنچ کر چوہدری عبدالواحد صاحب ڈائریکٹر پبلسٹی بیورو آزاد کشمیر گورنمنٹ (بازار سید مٹھا) کو ملیں۔ جو دوست یہ اعلان دیکھیں۔ انہیں مطلع کر دیں۔ نیز ان کے پتہ سے چوہدری صاحب کو مندرجہ بالا ایڈریس پر مطلع کریں۔

دنیا کے کناروں تک — ہالینڈ میں پرچم اسلام

دو نئے افراد حلقہ احمدیت میں

(رپورٹ ماہ جون ۱۹۴۸ء)

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ)

قبل اس کے کہ ماہ جون کی کارگزاری کے متعلق کچھ عرض کروں۔ یہ ذکر کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ ہالینڈ مشن کو قائم ہوئے خدا کے فضل سے پورا ایک سال ہوگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے مشکل حالات کے باوجود۔ ہاں ایسے مشکل حالات کہ جماعت کو اس سے قبل پیش نہ آئے تھے۔ مشن کے کام کو نہ صرف جاری ہی رکھنے کی توفیق دی بلکہ ہر آن اس میں ترقی کے سامان پیدا فرمائے فالحمد للہ علیٰ ذالک

اس جگہ پہلے چار ماہ مجھے اکیلے کام کرنا پڑا ۔ اا نومبر ۱۹۴۷ء میں برادرم چوہدری عبد اللطیف صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب بشیر سوئٹزرلینڈ سے آشامل ہوئے۔ تب سے ہم تینوں یہاں کام کر رہے ہیں۔ اس عرصہ میں کوئی بیس کے قریب اخبارات نے ہمارے مشن کے متعلق بیانات شائع کئے بعض عیسائی اخبارات نے انتہائی تعصب کا بھی اظہار کیا۔ اور لوگوں سے کہا کہ اسلامی تبلیغ کو یہاں کامیاب نہ ہونے دیا جائے۔ ڈچ وزیر اعظم نے بھی ایک موقعہ پر ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ یہاں ان لوگوں کو وقت ضائع کرنے کا کیا فائدہ ہوگا ان مبلغین کو چاہیئے کہ کسی اور جگہ اپنے وقت صرف کریں ۔ فی الواقعہ یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام کا کام بڑا مشکل ہے۔ مگر اس میں بھی شک نہیں کہ اس مسموم فضا میں بھی بہت سے نیک فطرت لوگ اسلامی اصولوں کی خوبیوں سے متاثر ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ اس نے پہلے ہی سال میں ہمیں پانچ ڈچ احمدیوں کی ایک جماعت مہیا کر دی فالحمد للہ علیٰ ذالک

دو نئے ڈچ احمدی

اسی جون کے مہینہ میں خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا کئے۔ ایک تو بالکل نوجوان طالب علم ہیں۔ انکے دل میں عرصہ سے اسلام کی محبت تھی اور اس کے متعلق مزید معلومات کی خواہش رکھتے تھے۔ آخر خدا نے فضل کیا اور انہوں نے بیعت کر لی۔ دوسرے ڈچ دوست جو احمدی ہوئے ہیں وہ ڈچ حکومت کی قید میں ہیں۔ دوران جنگ میں قید ہوئے تھے تب سے وہ کیمپ میں ہیں اور خدا جانے کب تک مزید رہیں انہیں اخبار سے ہمارا ایڈریس ملا۔ اور خط و کتابت شروع کر دی انہیں لٹریچر مطالعہ کے لئے بھیجا گیا برادرم لطیف صاحب نے دو تین خطوط بھی لکھے جن میں اسلام اور احمدیت کے متعلق کچھ باتیں انہیں بتائیں۔ آخر اللہ نے فضل کیا اور وہ احمدی ہو گئے ان کا آخری خط محبت سے پُر تھا ۔ اور ملاقات کی خواہش تھی۔ نیز ایک خاص بات انہوں نے یہ بتائی کہ پہلے میرا خدا پر اتنا پختہ ایمان نہ تھا جتنا کہ اب اس خط و کتابت یا لٹریچر کے مطالعہ سے پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ (دو) مبائعین کو استقامت عطا فرمائے۔ ان کے اخلاص اور ایمان میں ترقی دے اور اس امر کی توفیق دے کہ وہ آئندہ میدان تبلیغ میں خود برسر پیکار نظر آئیں۔ آمین

لائیڈن میں تبلیغی میٹنگ

لائیڈن یہاں کا مشہور یونیورسٹی شہر ہے مورخہ ۳ جون کو ہم نے یہاں ایک جلسہ منعقد کیا اس غرض کے لئے ایک ہال کرایہ پر لیا۔ یونیورسٹی کے طلباء کی خدمت میں خاص طور پر دعوت نامے بھیجے اور ایک اخبار میں جلسہ کا اعلان بھی دیا۔ چنانچہ خدا کے فضل سے جلسہ کامیاب رہا حاضری ۶۵ تھی اور اچھے طبقہ کے لوگوں پر مشتمل تھی۔ مسٹر گوبے سابق قونصل جدہ بھی اس میں شریک ہوئے صدارت کے فرائض پروفیسر سردار اقبال علی شاہ نے ادا کئے۔ اس موقعہ پر چار تقاریر ہوئیں برادرم چوہدری عبد اللطیف صاحب اور مسٹر گوبے نے اسلام کی خوبیوں پر مضامین بیان کئے برادرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر نے بائیبل سے آنحضرت صلعم کے متعلق پیشگوئیاں بیان کیں اور خاکسار نے آنحضرت کے سوانح حیات بیان کئے۔ برادرم لطیف صاحب کا مضمون نہایت عمدہ تھا۔ اور خاص دلچسپی کے ساتھ سنا گیا بعد میں کچھ استفسارات بھی ہوئے۔ جن کے جواب دیئے گئے

آئندہ تبلیغی میٹنگ ۷ جولائی کو ہیگ میں تجویز کی گئی۔ جس کے جملہ انتظامات ماہ جون میں مکمل کئے اللہ تعالیٰ ان اجتماعات کو مقبول بناتے ہوئے ان میں برکت کے سامان پیدا فرما دے۔ آمین

جرمن پادری سے دلچسپ گفتگو

خدا کے فضل سے اس ماہ ایک اور خاص اجتماع از خود ہی میسر آگیا۔ برادرم بشیر صاحب کی ملاقات ایک جرمن پادری سے مقرر تھی۔ وہ جب وہاں پہنچے تو ۲۰ ۔ ۲۵ اشخاص کے قریب دیگر افراد بھی موجود پائے جو گویا جرمن چرچ سے ہی تعلق رکھتے تھے۔ اور مذہبی مذاکرات کیلئے جمع ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر برادرم بشیر صاحب کی جرمن زبان خوب کام آئی یہ سلسلہ گفتگو کافی وقت جاری رہا۔ بعض موقعہ پر جرمن پادری کو بالکل لاجواب بھی ہونا پڑا جس سے سامعین کافی متاثر ہوئے اس ملاقات سے حلقہ تعارف کچھ وسیع ہو گیا۔ اور اسلام سے دلچسپی رکھنے والوں کے بعض ایڈریس بھی مل گئے۔

پنٹی کوسٹ چرچ کی میٹنگ میں شرکت

ایک اور پینٹی کوسٹ (Pentecost) کی میٹنگ میں شرکت کی۔ برادرم بشیر صاحب بھی ہمراہ تھے میٹنگ سے قبل لیکچرار سے ملنے کا اتفاق ہو گیا۔ اور مقرر سے دو ایک باتیں بھی ہو گئیں۔ نیز بعض دیگر افراد سے بھی کافی دیر گفتگو کا موقعہ ملا۔ مقرر موصوف جب لیکچر دینے لگے تو اس میں ہمارا ذکر بھی کر دیا۔ نیز کہا کہ چونکہ آج کے اجلاس میں دو مسلم مشنری بھی موجود ہیں اس لئے ان کی خاطر میں جلدی نہیں بولونگا۔ تاکہ انہیں ڈچ سمجھنے میں زیادہ مشکل نہ پیش آئے۔ ان کے اس جلسہ کی حاضری کوئی تین صد سے زائد تھی۔

ان اجتماعات کے علاوہ کرسچین سائنس والوں کی ایک خاص میٹنگ اور تھیوسافیکل سوسائٹی کے انتظام کے ماتحت ایک میٹنگ میں شرکت کا موقعہ ملا۔ تھیوسافیکل سوسائٹی میں لیکچرار ایک ہندو عورت تھیں جو مسئلہ "اتحاد مشرق و مغرب" کے بحث میں ہندوؤں کے حق میں پروپیگنڈا کر رہی تھیں ان سارے لیکچر میں صرف ایک دفعہ انہیں پاکستان کے خلاف کچھ کہنے کی جرأت ہوئی۔ مگر وہ بھی کچھ لیٹے لپٹائے انداز میں۔ لیکچر کے بعد ان سے ملاقات کی اور انہیں متنبہ کیا کہ یہ طریق چھپ کر حملہ کرنے کا درست نہیں اور انہیں اپنے مضمون کو چھوڑ کر پاکستان کے خلاف کچھ کہنا کسی صورت میں بھی روا نہیں تھا۔ چنانچہ لیکچرار موصوفہ نے اس پر معذرت کا اظہار کیا اور وعدہ کیا کہ یورپین ممالک میں ابھی مضمون پر جو وہ اور لیکچر دیں گی۔ ان میں اس بات کا ضرور خیال رکھیں گی۔

متفرق ملاقاتیں

مختلف مواقع پر مختلف رنگ کی ملاقاتیں میسر آتی رہیں۔ ان سب کا ذکر کرنا قارئین کے لئے کوئی خاص دلچسپی کا باعث نہ ہوگا۔ سو بعض ملاقاتیں فی الواقعہ خاص تھیں۔ جن کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے

ایک روز ہمیں سابق ڈچ وزیر اعظم (جو دوران جنگ میں جرمنی میں وزیر تھے) کے بڑے لڑکے کے ساتھ لنچ کھانے کا اتفاق ہوا یہ کافی عرصہ انڈونیشیا میں محکمہ اطلاعات کے ہیڈ رہے ہیں اور آج کل یہاں ایک ممتاز عہدہ پر فائز ہیں کھانے کی میز پر گفتگو عام طور پر بے تکلفانہ ہی ہوتی ہے چنانچہ کافی دیر تک سلسلہ کلام جاری رہا۔

ایک خاص ملاقات اس ماہ صوفی لیڈر سے ہوئی ان کے لڑکے محمود خان نے ہمیں خاص طور پر اپنے ہاں مدعو کیا۔ ان کے والد صوفی لیڈر) اور بعض دیگر عمائدین بھی وہاں موجود تھے۔ کوئی دو گھنٹہ کے قریب گفتگو ہوتی رہی

ایڈونسٹ مشن کے ایک پادری سے برادرم بشیر صاحب ملے۔ ایک اور پادری بیمار ہو گئے تھے ان کی تیمارداری کے لئے گئے۔ محترمہ رقیہ بیگم جو برلن میں مسلمان ہوئی تھیں ملنے کے لئے آتی رہیں۔ ایک روز ایک نوجوان عورت ملنے کے لئے آئیں۔ اس کا جوش اور عزم کافی پختہ معلوم ہوتا تھا۔ اس نے لکھا کہ میں آج کل مختلف مذاہب کا خود مطالعہ کر رہی ہوں۔ میں والدین کی اندھی تقلید نہیں کرنا چاہتی چنانچہ اس کو اسلامی لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ اس کے علاوہ ایک نوجوان فوجی ملنے آئے یہ بہت سنجیدہ معلوم ہوتے تھے۔ انہوں نے اسلامی اصولوں کے ساتھ گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور مطالعہ کے لئے کچھ کتب لے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان سب کے لئے ہدایات کے سامان پیدا فرما دے۔ اور پیاسوں کی تشنگی کو روحانی پانی سے دور فرمائے آمین

تقسیم ٹریکٹ و ترسیل لٹریچر

اس ماہ ایک ہزار کی تعداد میں ٹریکٹ تقسیم کئے جا سکے۔ جن کا زیادہ تر حصہ ایمسٹرڈم میں تقسیم ہوا اسلام سے دلچسپی رکھنے والی طبائع نے مزید لٹریچر اور معلومات کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ انہیں حتی المقدور لٹریچر بھجوا دیا اور خطوط بھی لکھے ۔ افسوس ہے کہ ہمارے پاس ڈچ زبان میں کوئی خاص لٹریچر موجود نہیں۔ زیادہ تر انگریزی زبان کا لٹریچر ہی استعمال کیا جا رہا ہے تبلیغی خط و کتابت کا کام زیادہ تر اس ماہ برادرم بشیر صاحب ہی سرانجام دیتے رہے جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ خوشی کی بات ہے کہ اس ملک میں بہت سے نفوس ایسے ہیں جو اسلام سے متاثر ہیں۔ اور اس کی تعلیم سے دلچسپی رکھتے ہیں آہستہ آہستہ ایسے احباب سے تعارف وسیع ہو رہا ہے۔ اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش میں برکت ڈالے۔ آمین :-

متفرق امور

برادرم لطیف صاحب کی علالت :- برادرم لطیف صاحب کی اپنڈکس کی تکلیف کوئی عرصہ بارہ سال سے تھی۔ مگر یقینی تشخیص نہ ہو سکنے کے باعث نوبت اپریشن تک نہ پہنچ سکی۔ اس لمبے عرصہ میں برادرم موصوف کو بعض دفعہ درد کے انتہائی شدید دوروں سے بھی دوچار ہونا پڑتا رہا۔ مگر صبر سے انہوں نے اس عرصہ کو گذارا۔ ہالینڈ آ کر تاحال ان کی طبیعت درست رہی تھی۔ مگر دفعتہ وہی درد پھر عود کر آئی۔ ڈاکٹروں کی تشخیص اپنڈکس کی۔ اور فوراً اپریشن کا مشورہ دیا۔ چنانچہ اللہ کا فضل ہوا کہ اپریشن کامیاب رہا۔ اور اب برادرم موصوف ہسپتال کا عرصہ گذارنے کے بعد گھر واپس آچکے ہیں۔ کچھ طبعی کمزوری باقی ہے۔ جو انشاء اللہ جلدی ہی دور ہو جائے گی ڈاکٹروں نے فی الحال آرام ہی کرنے کا مشورہ دیا ہے اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ اس نے ایک

(باقی صفحہ پر ۷)

صدقۃ الفطر

شریعت اسلامیہ کا ہر حکم نہایت ضروری اور واجب العمل ہے۔ اور کسی حکم کو چھوٹا یا معمولی سمجھ کر ٹالنا ہرگز جائز نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ جس حکم کو کوئی چھوٹا سمجھے۔ وہی اس کی نجات اور رضائے الٰہی کا باعث ہو اور اس پر عمل نہ کرنا خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو جاتا ہے۔ احکام شریعت میں سے ایک نہایت ضروری حکم جو حقوق العباد کے ساتھ تعلق رکھتا ہے صدقۃ الفطر ہے۔ جس کی ادائیگی سے روزوں کی کمیاں اور نقائص دور ہوتے ہیں۔ نیز یتامیٰ۔ مساکین۔ بیوگان اور فقراء کو لباس و طعام مہیا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ حکم ہر مسلمان پر فرض ہے۔ خواہ وہ کسی حیثیت کا یا کسی عمر کا کیوں نہ ہو جو شخص اس فرض کو خود ادا نہ کر سکتا ہو۔ تو اس کے مربی اور سرپرست کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کی طرف سے یہ مقررہ رقم ادا کرے۔ غلاموں۔ بچوں اور بعض روایات کے مطابق مہمانوں اور نوزائیدہ بچہ کی طرف سے ادا کرنا ویسا ہی ضروری ہے جیسا کہ بڑوں کی طرف سے۔ اس کی مقدار شریعت نے ذی استطاعت لوگوں پر غلے کا ایک صاع اور کم طاقت رکھنے والوں پر نصف صاع مقرر کی ہے۔ صاع عرب میں ایک ماپنے کا پیمانہ ہے۔ جو ہمارے ملک کے حساب سے قریباً پونے تین سیر وزن کے برابر بنتا ہے۔ پسالم صاع ادا کرنا افضل و اولیٰ ہے۔ اس کی ادائیگی نماز عید سے قبل ضروری ہے۔ بلکہ دو چار روز پہلے دینا زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ احباب کرام کو چاہیئے۔ کہ جہاں وہ روزہ رکھ کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کر رہے ہیں۔ وہاں اس کا یہ چھوٹا سا حکم مان کر مزید رضائے الٰہی حاصل کریں۔ اور بہت جلد ارشاد نبوی کی تعمیل کر کے ثواب دارین حاصل کریں فرض تو دیر سے دینے سے بھی ادا ہو جائے گا۔ مگر جلد دینے سے غرباء کو بروقت امداد مل جائے گی۔ اور وہ عید کے دن فاقہ سے محفوظ رہیں گے۔ اور ان کے دلوں سے آپ کے حق میں دعائیں نکلیں گی۔ جو آپ کی بخشش کا موجب ہو سکتی ہیں۔

مختلف علاقوں میں غلہ کی مختلف شرحوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک صاع غلہ کی قیمت ۱۲؍ اور نصف صاع کی قیمت ۶؍ مقرر کی جاتی ہے۔

یہ صدقہ مقامی غرباء و مساکین پر خرچ ہو سکتا ہے۔ جو رقم مقامی غرباء و مساکین سے بچے یا مقامی جماعت میں اس صدقہ کا کوئی مستحق نہ ہو۔ تو اسے مرکز میں ارسال کر دیا جائے۔ (نظارت بیت المال)

(بقیہ از صفحہ ۵)

دیرینہ تکلیف سے اپنے فضل سے ہمارے بھائی کو نجات دی۔ بیماری کے دوران میں جہاں تک ہم سے خدمت ہو سکی ہم نے کی۔ دیگر احباب بھی کافی ہمدردی کا ثبوت دیتے رہے خصوصاً مسز زمرمان کی خدمات قابل شکریہ ہیں اللہ انہیں جزا دے آمین

برادرم شیخ ناصر احمد صاحب کی آمد۔ عرصہ ہوا۔ جرمنی میں ہماری تبلیغی مساعی جاری تھیں۔ مگر پھر حالات نے کچھ ایسی کروٹ لی۔ کہ اس کام کو ایک وقت تک کے لئے ملتوی کر دینا پڑا۔ اب ان دنوں جرمنی میں بیداری کے نئے احساسات پیدا ہو رہے ہیں ہماری کوشش بھی جاری تھی۔ کہ وہاں مبلغ بھیجنے کی کسی طرح اجازت مل جائے چنانچہ برادرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ کو یہ سعادت اور توفیق ملی۔ کہ وہ اس پرانی یاد کو تازہ کریں۔ آپ تھوڑے عرصہ کے لئے وہاں گئے۔ آپ نے ہمبرگ سے واپسی پر ایک روز ہمارے ہاں بھی قیام فرمایا۔ برادرم موصوف اپنے ساتھ جرمنی سے دو نئے احمدیوں کی خبر بھی لائے۔ جو بہت خوشی کا باعث ہوئی۔ خدا کرے جرمنی کی زمین احمدیت کے لئے ایک زرخیز خطہ ثابت ہو۔ آمین

ڈچ پریس اور ہمارا مشن:- اس ماہ کسی اخبار میں کوئی خاص لمبا بیان شائع نہیں ہوا۔ ہاں صرف دو اخبارات میں ہمارا ذکر آیا ہے۔ ۱۔ اسپر ایٹڈ یونیورسل لیگ کے ایک پرچہ میں ہمارے ایک جلسہ کی کارروائی کا ذکر تھا۔ جو یونیورسل لیگ کے اہتمام کے ماتحت ہوا تھا۔ نیز ہمدردانہ رنگ میں ذکر تھا۔ کہ ہمارے مشن کا مقصد بھی دنیا میں اتحاد اور امن پیدا کرنا ہے نیز اپنے ممبران سے اپیل کی تھی۔ کہ وہ جس حد تک ان سے معاونت کر سکیں ضرور کریں۔

اس کے علاوہ ایک عیسائی اخبار میں ہمارے خلاف چند فقرات درج تھے۔ جس میں اپنے رنج کا اظہار تھا (Adventist) ایڈونٹسٹ مشن بھی ان کا نشانہ تھا۔ اور ساتھ ہمیں بھی شامل کر دیا۔ کہ یہ لوگ بھی اس ملک میں کوئی ایسا ہی پروپیگنڈا کرنے آ نکلے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ بالآخر احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ خصوصاً ایام رمضان میں اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی کے ساتھ کام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آزاد کشمیر والنٹیرز کے لئے تحائف بھجوایئے

آزاد کشمیر فوج کے والنٹیرز جس بے سرو سامانی اور تنگدستی کی حالت میں دشمن کی ساز و سامان سے آراستہ فوج کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ہمارے یہ رضاکار محض ہماری اور ہمارے ملک کی حفاظت کے لئے جان کی بازی لگائے ہوئے ہیں۔ کیونکہ اگر کشمیر خدانخواستہ دشمن کے قبضہ میں چلا گیا تو پاکستان کی سرحدات بالکل غیر محفوظ ہو جائیں گی۔ ان والنٹیرز کی ہر قسم کی مدد کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ کسی پر احسان نہیں۔ بلکہ خود اپنے نفس پر احسان ہے۔

مجاہدین کو چھوٹی چھوٹی ضروریات زندگی مہیا کرنا۔ اور ان کو لطور ضروریات کی چیزیں بھجوانا جہاں ان سے عملی ہمدردی کا اظہار ہے۔ وہاں یہ بات ان کے عزائم کو بلند کرنے والی بھی ہے

پس میں تمام احباب پاکستان سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ حسب استطاعت بلکہ استطاعت سے بڑھ کر اپنے آزاد والنٹیرز کیلئے تحائف بھجوائیں ہر قسم کی چیزیں قبول کی جائیں گی۔ مندرجہ ذیل اشیاء کی فوری ضرورت ہے تولئے۔ گرم جرابیں۔ بنیان۔ انڈرویئر۔ سوئی دھاگہ جن صابن ہر دو قسم کا۔ دستانے۔ تیل۔ ٹوتھ پیسٹ ٹوتھ برش خشک پھل کھجوریں وغیرہ احباب یہ تحائف مہتمم خدمت خلق معرفت ملکوڈ رود لاہور کے پتہ پر بھجوائیں

صدر جہاں سے ایک انتظام کے ماتحت یہ چیزیں آزاد کشمیر والنٹیرز کو پہنچا دی جائیں گی۔

(مہتمم خدمت خلق)

المناک حادثہ!

مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری معلم الواقفین کی اہلیہ امۃ الحفیظ صاحبہ۔ اپنی ہمشیرہ ناصرہ بیگم صاحبہ۔ اہلیہ مولوی نورالحق صاحب مولوی فاضل کے پاس ان کے بچے کی وفات پر تعزیت کے لئے گلیانہ تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی گئی تھیں۔ وہاں ہیاتک مکان کی چھت گری اور دونوں بہنیں نیچے دب گئیں۔ امۃ الحفیظ صاحبہ اسی وقت جان بحق ہو گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ دوسری بہن کی حالت بھی تشویشناک ہے۔ وہ راولپنڈی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب مریضہ کی صحت کے لئے اور مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ اور مرحومہ کے لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں۔

(محمد احمد جلیل۔ جسونت بلڈنگ لاہور)

جامعہ احمدیہ کے مولوی فاضل جنہوں نے اس سال میٹرک پاس کیا ہے

امسال درجہ رابعہ کے مندرجہ ذیل مولوی فاضل اصحاب نے انگریزی میں میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے۔

(۱) مولوی عبد القدیر صاحب	۱۲۲/۲۰۰
(۲) مولوی دوست محمد صاحب	۱۱۳/۲۰۰
(۳) مولوی سردار احمد صاحب	۱۰۴/۲۰۰
(۴) مولوی عبد اللطیف صاحب	۸۵/۲۰۰
(۵) مولوی عطاء الرحمن صاحب طاہر	۹۹/۲۰۰

اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو یہ کامیابی مبارک کرے۔ اور خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے آمین

(خاکسار ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ)

تفصیل نہیں پہنچی

نظارت بیت المال کی طرف سے مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت روزنامہ الفضل مجریہ ۲۴ جولائی ۱۹۴۸ء میں ایسی رقوم کی فہرست شائع ہوئی ہے جن کی تفصیل کے حصول کیلئے ۷ تک کی مہلت دی گئی ہے چونکہ اس میں بیرون پاکستان کی جماعتوں کی رقوم بھی شامل ہیں اس لئے انہیں اس تاریخ سے مستثنیٰ قرار دیتے ہوئے گذارش کی جاتی ہے کہ وہ اعلان محولہ بالا کو پڑھتے ہی ...کے ساتھ ہی جس قدر جلد ممکن ہو۔ تفصیل چندہ سے آگاہ فرمائیں۔ (ناظر بیت المال)

حضور نظام کا دستی خط

ہندوستانی حکومت نے ضبط کر لیا

حیدرآباد ۲۷ جولائی۔ نظام گورنمنٹ نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ سر والٹر مونکٹن کے پرائیویٹ سیکرٹری مسٹر جیرڈ بیومونٹ کے ذریعہ حضور نظام نے شاہ جارج ششم کو جو خط لکھا تھا وہ کسٹم کے ہندوستانی افسروں نے اپنے قبضہ میں لے لیا ہے جب مسٹر بیومونٹ دہلی پہنچے تو ہوائی اڈے پر کسٹم کے افسروں نے ان کی تلاشی لی۔ اور اُن کی جیب میں جو خطوط تھے اُن پر قبضہ کر لیا۔ اُن میں ایک خط حضور نظام کا تھا۔ جو انہوں نے شاہ جارج ششم کو لکھا تھا۔ اخبار سٹیٹسمین کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ خطوط حکومت نظام کو واپس کر دئے گئے تھے۔ اگرچہ اسے کئی گھنٹے روکے رکھا۔

ادارہ اصلاح قوم کے اغراض و مقاصد

ایک غلط خبر کی تردید

مرکزی ادارہ اصلاح قوم کی نشرو اشاعت کمیٹی نے میری توجہ یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کی نشر کردہ مبہم سی خبر کی طرف مبذول کرائی ہے جسے مغربی پاکستان کے بعض روزناموں نے اپنے کالموں میں جگہ دی ہے خبر میں بتایا گیا ہے کہ کوئی نئی اصلاحی تنظیم قبلہ شیخ سر عبدالقادر کی زیر سرپرستی عمل میں لائی جا رہی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ۱۹۲۱ء سے نوجوانوں کی یہ تنظیم ادارۂ اصلاح قوم کے نام سے ملت اسلامیہ کی خدمت کر رہی ہے جس کی بیس شاخیں پاکستان کی سرزمین میں ملت اسلامیہ کی سربلندی کیلئے کوشاں ہیں۔ ادارہ کے زیر نظر مسلمانوں کی اقتصادی، ادبی ملی اور سوشل اصلاح ہے۔

حال ہی میں ادارہ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ بدلے ہوئے حالات کے پیش نظر ادارہ کو وسعت دی جائے۔ اور اس کی مختلف کمیٹیاں زیادہ مؤثر طریق پر کام کریں۔ اس فیصلہ کے مطابق ایک نئی کمیٹی اردو کمیٹی کے نام سے تشکیل ہوئی۔ جسکے صدر قبلہ شیخ سر عبدالقادر ہیں کمیٹی ہذا میں پاکستان کے مشہور شعرا ادبا، مصنفین اور اردو کے پرانے کرمفرما شامل ہیں۔ جن کے ناموں کا عنقریب اعلان کر دیا جائیگا سر دست دیگر امور کے علاوہ وہ امر جس پر ادارہ کی توجہ زیادہ مرتکز ہے یہ ہے کہ اردو کو پاکستان میں ذریعۂ تعلیم بنایا جائے۔ اور یہی زبان پاکستان کی دفتری زبان ہو۔ ہمیں دعویٰ ہے کہ جب اردو زبان ہماری قومی حکومت کی ترجمان بنے گی تو راہنمایان وطن کو مستقبل کی صحیح راہ مل جائے گی۔ دور جدید کے حقائق سے پوری طرح شناسا ہونے کے باوجود ہم اس حقیقت کو کبھی نہیں بھولتے کہ اردو و انگریزی کی نعم البدل ہو سکتی ہے بشرطیکہ دوسری معیاری زبانوں کے خزینے اس پر کھول دئے جائیں اردو کمیٹی دوسری سرگرمیوں کے علاوہ دارالترجمہ بھی قائم کریگی جس میں اردو کی آئندہ ترقی کیلئے مواد مہیا کیا جائیگا (عبدالقدیر شگفتہ سیکرٹری جنرل ادارہ اصلاح قوم ۷۲ میو روڈ لاہور)

ہندوستانی فوج کشمیر کی جنگ سے بددل ہو گئی

"ہم ایک ایسی جنگ میں جھونکے گئے جو ہماری نہیں" (ہندوستانی فوجی)

لاہور ۲۷ جولائی۔ آزاد کشمیر گورنمنٹ کے وزیر اطلاعات نے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ جس میں انہوں نے ان بیانات کے اقتباسات دئے ہیں۔ جو آزاد کشمیر فوج کے افسروں نے ان ہندو فوجیوں سے حاصل کئے۔ جنہیں جنگی قیدی بنایا جا چکا ہے۔ ہندوستانی فوجیوں نے اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ انہیں اس بات کا ہرگز علم نہیں کہ ہم کس لئے لڑ رہے ہیں انہیں اس بات کا سخت دکھ ہے کہ وُہ ایسی جنگ میں جھونک دئے گئے ہیں۔ جس سے ان کا دور کا واسطہ بھی نہیں تھا۔ سکھ فوجی یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ انہیں ہندو آقا اپنے مقصد کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ وُہ نہایت واضح لفظوں میں پہاڑی علاقہ میں جنگ لڑنے سے ناپسندی کا اظہار کر رہے ہیں۔ ان کی سپلائی لائن اس حد تک کٹ چکی ہے کہ تمام فوجیوں کو ایک وقت کا کھانا ملتا ہے۔ اس وقت حالت یہ ہے کہ نہ صرف مقامی آبادی آزادیٔ کشمیر کے لئے مصروف پیکار ہے بلکہ کشمیری پنڈت بھی جنگ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔

عید الفطر کی تقریب پر آزاد کشمیر کے مجاہدین کو بھی یاد رکھئے

چودھری غلام عباس اور سردار ابراہیم کی مشترکہ اپیل

تراڑکھل ۲۷ جولائی۔ چودھری غلام عباس صدر جموں و کشمیر مسلم کانفرنس و سردار محمد ابراہیم صدر جمہوریہ آزاد کشمیر نے پاکستان کے مسلمانوں سے ایک مشترکہ اپیل کی ہے۔ کہ وُہ عید الفطر کے موقع پر آزاد کشمیر کے ان مجاہدوں کو تحفے ارسال کریں۔ جو اسلام کی خاطر صف آرا ہیں۔ آپ نے کہا عید الفطر کی تقریب سعید پر جبکہ ہم اپنے گھروں میں خوشیاں منا رہے ہوں گے۔ ہمیں ان مجاہدوں کو ہرگز فراموش نہیں کرنا چاہیئے جو اسلام کی بقا و احیا کے لئے سینہ سپر ہیں۔ ہم انہیں اپنی مسرتوں میں یاد کر کے خوش کر سکتے ہیں۔ ہم اپیل کرتے ہیں۔ کہ آپ اپنے ان بھائیوں کو فراموش نہ کیجئے جو جہاد میں حصہ لے رہے ہیں یہ ہمارا اخلاقی فرض بھی ہے یہ یاد رکھئے کہ کشمیر کی جنگ صرف کشمیریوں کی نہیں بلکہ اسلام کے بقا و احیاء کی جنگ ہے۔

امریکہ برلن کے اندر فضائی پرواز جاری رکھے گا

برلن ۲۷ جولائی۔ برلن کے امریکی علاقہ کے فوجی گورنر جنرل نے کل رات یہاں اعلان کیا کہ امریکہ برلن کے اندر برلن کے فضائی گلیاروں (تنگ راستوں) کے ساتھ ساتھ اپنے طیاروں کی پرواز حسب سابق جاری رکھے گا اور اس کارروائی کے نتائج خواہ کچھ بھی ہوں۔ امریکہ ان سے بے نیاز رہے گا۔

پاکستان کو حیدرآباد کا معاملہ مجلس اقوام متحدہ کے سامنے رکھنا چاہیئے

لاہور ۲۷ جولائی۔ مغربی پنجاب مسلم لیگ کے کارکنوں کی ایڈہاک کمیٹی کا ایک اجلاس کل گوجرانوالہ میں منعقد ہوا جس میں حیدرآباد اور ہندوستان کے کشیدہ تعلقات پر اظہار افسوس و تشویش کیا گیا ہے اور یہ قرارداد منظور کی گئی کہ یہ اجلاس آزادی خواہ اقوام کی توجہ انڈین یونین کی اس انسانیت سوز کارروائی کی طرف دلاتی ہے جو اس نے حیدرآباد کو بھوکا مارنے کے لئے معاشی ناکہ بندی کر رکھی ہے اور جو امن عالم کے لئے ایک خطرہ ہے اس اجلاس کا یہ بھی خیال ہے کہ حیدرآباد اور ہندوستان کے درمیان جو جھگڑا ہے وُہ بین الاقوامی نوعیت کا ہے۔ اسے کسی صورت بھی انڈین یونین کا نجی یا اندرونی جھگڑا تصور نہیں کرنا چاہیئے۔ اقوام متحدہ نے جہاں ہالینڈ۔ بلجیم۔ سویڈن۔ ناروے۔ سوئٹزرلینڈ اور دوسری چھوٹی چھوٹی قوموں کی آزادی کو تسلیم کر لیا ہے۔ وہاں انہیں چاہیئے کہ وُہ حیدرآباد کی آزادی کو بھی تسلیم کرے۔ کمیٹی آزاد اقوام سے خصوصاً پاکستان سے اس امر کا مطالبہ کرتی ہے کہ وُہ حیدرآباد کی آزادی کو تسلیم کرے۔ اور حیدرآباد اور ہندوستان میں جو جھگڑا ہے۔ اسے مجلس اقوام متحدہ کے سامنے رکھے۔

مسٹر کاٹن کی درخواست چیف کورٹ سندھ نے مسترد کر دی

اگر پھر اڑان کی تو شدید کارروائی کیجائیگی ایڈووکیٹ جنرل کا انتباہ

کراچی ۲۷ جولائی۔ آج سندھ چیف کورٹ کے جسٹس مسٹر اد سلیوان نے مسٹر کاٹن کی درخواست مسترد کر دی اور تمام خرچ ان پر ڈال دیا مسٹر کاٹن نے یہ درخواست پاکستان کی حکومت کیطرف سے پرواز پر عائد کردہ پابندیوں کے خلاف حکم امتناعی حاصل کرنے کے لئے دی تھی۔ آج مسٹر کاٹن حاضر عدالت نہ ہوئے۔ ان کی جگہ ان کا وکیل پیش ہوا۔ اور اس نے مدعی کی طرف سے ایک اور درخواست دی جس کے

بقیہ ذریعہ پہلی درخواست میں کچھ ترمیم مقصود تھی نئی درخواست کی بنا پر عدالت نے حکومت پاکستان کے نام نوٹس جاری کر دیا ہے مسٹر ایم ڈائم ایڈووکیٹ جنرل پاکستان نے بحث کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر کاٹن نے پاکستان حکومت کے اعتراض کے باوجود حیدرآباد براہ راست اڑان کی۔ انہوں نے پاکستان کے حکم کی خلاف ورزی کی اس لئے حکم امتناعی کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔

آپ نے مزید کہا کہ ان تمام وارننگوں کے باوجود اگر ۳۱ جولائی سے پہلے جس دن مسٹر کاٹن کا لائسنس منسوخ ہوگا۔ دوبارہ حیدرآباد تک ہندوستانی علاقہ پر سے پرواز کی گئی تو حکومت پاکستان اس کے خلاف شدید کارروائی کرے گی۔

فاضل جج نے اپنے فیصلہ میں لکھا۔ کہ جس خاص اڑان کے لئے حکم امتناعی حاصل کرنے کے لئے درخواست دی گئی تھی۔ وہ اڑان کر چکے ہیں۔ اس لئے حکم امتناعی جاری کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

آزاد کشمیر کو ایک لاکھ کا عطیہ

لاہور ۲۷ جولائی۔ آج مغربی پنجاب کے محکمہ تعلیم کی طرف سے شیخ کرامت علی نے ایک لاکھ روپیہ آزاد کشمیر گورنمنٹ کے حوالے کر دیا۔ تاکہ ریاست کشمیر کے بے گھر طالب علموں پر خرچ کیا جا سکے جو مغربی پنجاب کے بعض اداروں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

کشمیر میں ہندوستانیوں کو شکست

ہند کی وزارت دفاع نے اعتراف کر لیا

نئی دہلی ۲۷ جولائی۔ آج حکومت ہند کی وزارت دفاع کے ایک اعلامیہ میں بیان کیا گیا ہے کہ تازہ فوجی کمک اور سامان پہنچ جانے کے باعث دشمن نے اپنی سرگرمیوں کو تیز تر کر دیا ہے خصوصاً جکوٹھی کے علاقہ میں آزاد فوج زیادہ شدید کارروائی کر رہی ہے

امتحان میٹریکولیشن کا نتیجہ شائع ہو گیا

دینار ضلع جہلم کا طالبعلم اول رہا

لاہور ۲۷ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ دیناپ ہائی سکول دینار (ضلع جہلم) کا ایک طالب علم شفاعت رسول میٹریکولیشن کے صوبہ بھر میں اول رہا ہے اور اس نے ۸۵۰ نمبروں میں سے ۷۳۰ نمبر حاصل کئے ہیں۔ اس سال کل ۱۵ و ۵۳۱ امیدوار امتحان میں شریک ہوئے۔ ان میں سے ۱۰ ہ ۴ ۳ امیدوار کامیاب ہوئے۔

سر ظفر اللہ کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۷ جولائی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خاں آج بذریعہ ہوائی جہاز لاہور سے کراچی پہنچ گئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ لاہور کے دوروزہ قیام میں انہوں نے پاکستان اور ہندوستان کے مابین جو کانفرنس ہوئی تھی۔ اس میں شرکت کی تھی۔